بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ + عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

روزنامہ

الفضل

ربوہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

فون ۴۴۹

جلد نمبر ۳۸/۷۳ | پیر ۲۳ ذی قعدہ ۱۴۰۴ھ ۲۰ ظہور ۱۳۶۳ ہش ، ۲۰ اگست ۱۹۸۴ء | نمبر ۱۹۱

اخبار احمدیہ

۔۔ ربوہ ۱۹ ظہور/اگست حضرت سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدّ ظلہا العالی کی صحت کے بارے میں آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ

طبیعت پہلے سے قدرے بہتر ہے تاہم نقاہت بہت زیادہ ہے

احباب خاص توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضرت سیدہ ممدوحہ کو صحت کاملہ وعاجلہ سے نوازے اور برکتوں سے معمور طویل زندگی عطا فرمائے آمین

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات عالیہ سیدنا حضرت مسیح موعود بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ

انبیاء اور اولیاء کیلئے دنیاوی مصائب روحانی نعمتیں ہیں

ان کے ذریعہ سے دنیا میں ان کے وہ اخلاق فاضلہ ظاہر ہوتے ہیں جن میں وہ بے مثل و مانند ہیں

مصائب نے بتایا کہ وہ ایسے کامل اور بہادر ہیں گویا ہزارہا شیر ایک قالب میں ہیں

سیدنا حضرت مسیح موعود بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ ابتلاؤں کے فلسفہ پر روشنی ڈالتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"سو خدا تعالیٰ ..... اُن (انبیاء) کی نورانی عمر کو دو حصہ پر منقسم کر دیتا ہے۔ ایک حصہ شگیوں اور مصیبتوں میں گزرتا ہے اور ہر طرح سے دکھ دیئے جاتے ہیں اور ستائے جاتے ہیں تا وہ اعلیٰ اخلاق ان کے ظاہر ہو جائیں کہ جو بجز سخت تر مصیبتوں کے ہرگز ظاہر اور ثابت نہیں ہو سکتے۔ اگر ان پر وہ سخت تر مصیبتیں نازل نہ ہوں تو یہ کیونکر ثابت ہو کہ وہ ایسی قوم ہے کہ مصیبتوں کے پڑنے سے وہ بھی اپنے مولیٰ سے بے وفائی نہیں کرتے بلکہ اور بھی آگے قدم بڑھاتے ہیں اور خداوند کریم کا شکر کرتے ہیں کہ اُس نے سب کو چھوڑ کر انہیں پر نظر عنایت کی اور انہیں کو اس لائق سمجھا کہ اُس کے لئے اور اسکی راہ میں ستائے جائیں سو خدا تعالیٰ ان پر مصیبتیں نازل کرتا ہے تا ان کا صبر ان کا صدق قدم ان کی مردمی ان کی استقامت ان کی وفاداری ان کی فتوت شعاری لوگوں پر ظاہر کرے الاستقامۃ فوق الکرامۃ کا مصداق ان کو ٹھہرا دے کیونکہ کامل صبر بجز کامل مصیبتوں کے ظاہر نہیں ہو سکتا اور اعلیٰ درجہ کی استقامت اور ثابت قدمی بجز اعلیٰ درجہ کے زلزلے کے معلوم نہیں ہو سکتی۔ اور یہ مصائب حقیقت میں انبیاء اور اولیاء کے لئے روحانی نعمتیں ہیں جن سے دنیا میں ان کے اخلاق فاضلہ جن میں وہ بے مثل و مانند ہیں ظاہر ہوتے ہیں اور آخرت میں ان کے درجات کی ترقی ہوتی ہے۔ اگر خدا ان پر یہ مصیبتیں نازل نہ کرتا تو یہ نعمتیں بھی انکو حاصل نہ ہوتیں اور نہ عوام پر ان کے شمائل حسنہ کما حقہ کھلتے بلکہ دوسرے لوگوں کی طرح اور ان کے مساوی ٹھہرتے اور گو اپنی چند روزہ عمر کو کیسے ہی عشرت اور راحت میں بسر کرتے پر آخر ایک دن اس دار فانی سے گزر جاتے اور اُس صورت میں نہ وہ عیش اور عشرت ان کی باقی رہتی نہ آخرت کے درجات عالیہ حاصل ہوتے نہ دنیا میں ان کی وہ فتوت اور جوانمردی اور وفاداری اور شجاعت شہرہ آفاق ہوتی جس سے وہ ایسے ارجمند ٹھہرے جن کا کوئی مانند نہیں اور ایسے یگانہ ٹھہرے جن کا کوئی ہم جنس نہیں اور ایسے فرد الفرد ٹھہرے جن کا کوئی ثانی نہیں اور ایسے غریب الغیب ٹھہرے جن تک کسی اور اک کی رسائی نہیں اور ایسے کامل اور بہادر ٹھہرے کہ گویا ہزارہا شیر ایک قالب میں ہیں اور ہزارہا پلنگ ایک بدن میں جن کی قوت اور طاقت سب کی نظروں سے بلند تر ہو گئی اور جو تقرب کے اعلیٰ درجات تک پہنچ گئے۔ (باقی صفحہ پر)

مکرم لئیق احمد صاحب طاہر نائب وکیل التبشیر تحریک جدید کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۱۸/۸/۸۴ کو تیسرا لڑکا عطا فرمایا ہے بچے کی ولادت مشن ہسپتال فیصل آباد میں میجر اپریشن کے ذریعہ ہوئی ہے۔ نومولود مکرم شیخ فضل احمد صاحب کا پوتا اور خاکسار کا نواسہ ہے

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بچے کا نام "ظہیر احمد ناصر" تجویز فرمایا ہے۔

احباب جماعت سے درخواست ہے کہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت والی لمبی عمر دے اور خادم دین بنائے اور بچے کی والدہ کو صحت و تندرستی سے نوازے آمین۔

(ابو المنیر نور الحق ربوہ)

مکرم عبد الرشید انور مربی سلسلہ ابن مکرم عبد الغنی صاحب آف دار الرحمت شرقی الف ربوہ کا نکاح مکرمہ امۃ العلیم صاحبہ بنت مکرم ظہیر الدین صاحب آف دار البرکات ربوہ کے ساتھ مبلغ دس ہزار روپیہ حق مہر پر مکرم مولانا سلطان محمود انور ناظر اصلاح و ارشاد نے بتاریخ ۱۰ اگست ۱۹۸۴ء البیت المبارک میں نماز عصر کے بعد پڑھا اور دعا کرائی۔

جملہ احباب سے اس رشتہ کے ہر لحاظ سے بابرکت ہونے کے لیے دعا کی درخواست ہے

(نصیر احمد شاہد۔ مربی سلسلہ)

حقیقی خوشی کا موجب:

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ فرماتے ہیں:۔

"بات یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کی رضامندی جو حقیقی خوشی کا موجب ہے حاصل نہیں ہو سکتی جب تک عارضی تکلیفیں برداشت نہ کی جاویں۔ خدا ٹھگا نہیں جا سکتا۔ مبارک ہیں وہ لوگ جو رضائے الٰہی کے حصول کے لئے تکلیف کی پرواہ نہ کریں کیونکہ ابدی خوشی اور دائمی آرام کی روشنی اس عارضی تکلیف کے بعد مومن کو ملتی ہے۔"

(ملفوظات جلد ۱ صفحہ ۷۶)

پبلشر:۔ مسعود احمد۔ پروفنٹر:۔ سید عبد الحی۔ مطبع:۔ ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقام اشاعت: دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ۔ قیمت ۵۵ پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

۲۲ ذی قعدہ ۱۴۰۴ھ
۲۰ ظہور ۱۳۶۳ ہش

امن کی خدائی ضمانت اور اُس کی ایک لازمی شرط

خدا تعالیٰ رحمٰن و رحیم بلکہ ارحم الراحمین ہے (الفاتحہ آیت ۳ و سورۂ یوسف آیت ۶۵) اُس کی رحمت نے اِس کائنات کی ہر شئی کو اپنے احاطہ میں لیا ہوا ہے (اعراف آیت ۵۷) اُس نے رحمت کرنا اپنے اوپر فرض کر رکھا ہے (الانعام آیت ۵۵) جب وہ خود سراپا رحمت ہے اور بندوں پر رحمت کرنا اُس نے اپنے آپ پر فرض کر رکھا ہے تو وہ یہ کیونکر برداشت کر سکتا ہے کہ اُس کے بندے باہم ایک دوسرے پر ظلم کریں۔ اسی لئے اس نے خبردار کیا ہے کہ وہ ظالموں کو ہرگز پسند نہیں کرتا (آل عمران آیت ۵۸ و ۱۴۱) نیز واضح فرمایا ہے کہ ظالم لوگ خدا تعالیٰ کی رحمت سے دور ہیں اور ان پر خدا کی لعنت ہے۔ (الاعراف آیت ۴۵، ھود آیت ۱۹، المومنون آیت ۴۲) وہ ظالموں کو کبھی حقیقی کامیابی سے ہمکنار نہیں ہونے دیتا۔ (الانعام آیت ۲۲، یوسف آیت ۲۴، القصص آیت ۳۸) وہ ظالموں کے لئے تباہی مقدر کر دیتا ہے (طٰہٰ آیت ۱۱۲، الشعراء آیت ۲۲۸) اسی طرح اللہ تعالیٰ نے ظالموں کو اگلے جہان میں عذاب الیم عذاب مقیم، عذاب کبیر اور قسم ہا قسم کے عذابوں کی وعید سے ڈرایا ہے۔ ایسی آیات جن میں ظالموں کو طرح طرح کے عذابوں سے ڈرایا گیا ہے قرآن میں بکثرت آتی ہیں۔ الغرض ظلم کا انجام کبھی اچھا نہیں ہوتا۔ خدا تعالیٰ نے تو یہاں تک فرمایا ہے کہ جو قومیں ظلم سے کسی صورت باز نہیں آتیں ان کی جڑ کاٹ دی جاتی ہے یعنی ان کا نام و نشان بھی مٹ جاتا ہے۔ (الانعام آیت ۴۶)

ایک تو وہ ظلم ہوتا ہے جو دولت مند اور صاحب حیثیت لوگ اپنی دولت اور اپنے اثر و رسوخ کے گھمنڈ میں اپنے زیردستوں یا دوسرے کمزور افراد پر کرتے ہیں۔ پھر ایک وہ ظلم ہوتا ہے جو بعض بڑی طاقتیں اپنی قوت و اقتدار کے نشہ میں بدمست ہو کر ہوس ملک گیری کی وجہ سے چھوٹی قوموں اور ملکوں کو تاراج کر کے ان کے باشندوں پر توڑتی ہیں۔ انفرادی اور اجتماعی سطح پر روا رکھے جانے والے اور اسی نوعیت کے تمام دیگر مظالم خدا کی نگاہ میں تو ہیں ہی از حد قابل ملامت اور قابل مواخذہ اکثر دیکھنے میں آتا ہے خود مظالم ڈھانے والے بھی کبھی نہ کبھی اپنے کئے پر پشیمان ہو جاتے ہیں اور تلافی کی راہیں ڈھونڈنے لگتے ہیں۔ لیکن ظلم کی ایک نوعیت ایسی بھی ہے۔ جس پر خود ظلم ڈھانے والے نہ صرف یہ کہ کبھی پشیمان نہیں ہوتے بلکہ اس پر فخر کرتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ ان کے یہ ظالمانہ افعال ان کی بخشش اور نجات کا ذریعہ بنیں گے۔ وہ ظلم کو کارِ ثواب سمجھ کر اس کا بے دریغ ارتکاب کرتے چلے جاتے ہیں اور ظلم کے اس انتخاب پر ان کی خوشی کی کوئی انتہاء نہیں ہوتی۔ یہ وہ ظلم ہوتا ہے جو مذہب کے نام پر روا رکھا جاتا ہے۔ لیکن ظلم بہرحال ظلم ہی ہوتا ہے خواہ مذہب کے نام پر کارِ ثواب کے طور پر کیوں نہ روا رکھا جائے۔ اس لئے یہ ظلم بھی خدا کی نگاہ میں از حد قابل ملامت ہوتا ہے اور جب وہ ایسے ظالموں کو سزا دینے پر آتا ہے تو اس کی پکڑ بہت شدید ہوتی ہے۔

مذہب کے نام پر کئے جانے والے انسانیت سوز مظالم کا نشانہ مامورین الٰہی اور ان کے متبعین بنتے رہے اور تاریخ گواہ ہے کہ سب سے زیادہ مظالم نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کرامؓ کو برداشت کرنا پڑے۔ یہ کس قدر دکھ اور افسوس کا مقام ہے کہ وہ وجود اقدس جو دنیا سے ظلم اور سفاکی کا نام و نشان مٹانے اور امن صلح و آشتی کی بنیاد قائم کرنے تشریف لایا اُس پر اور اس کے ماننے والوں پر مخالفین حق کی طرف سے اپنے مسلک اور عقیدہ کی آڑ میں ایسے ایسے وحشیانہ مظالم ڈھائے گئے کہ جن کا تصور کر کے بدن کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں اور انسانیت سر پیٹ کر رہ جاتی ہے۔ چونکہ آنحضور صلے اللہ علیہ وسلم ظلم کا استیصال کر کے صلح اور امن کی دائمی بنیاد قائم کرنے کی غرض سے مبعوث ہوئے تھے اس لئے اللہ تعالیٰ نے آپ کے متبعین کو خبردار فرمایا کہ اگرچہ انہیں وحشیانہ مظالم کا تختۂ مشق بننا پڑا ہے۔ پھر بھی انہیں اس امر کی اجازت نہیں ہے کہ وہ خود مذہب کے نام پر دوسروں کو ظلم کا نشانہ بنائیں۔ اگر وہ ایسا کریں گے تو وہ خدا کی نگاہ میں ہدایت یافتہ شمار نہیں ہوں گے اور خود ان کے اپنے لئے امن مفقود ہو کر رہ جائے گا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے انہیں مخاطب کر کے فرمایا:۔

اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَلَمْ یَلْبِسُوْٓا اِیْمَانَھُمْ بِظُلْمٍ اُولٰٓئِکَ لَھُمُ الْاَمْنُ وَھُمْ مُّھْتَدُوْنَ ۝

(الانعام آیت ۸۳)

جو لوگ ایمان لے آئے اور انہوں نے اپنے ایمان کو ظلم سے مخلوط نہیں کیا انہی لوگوں کے لئے امن (مقدر) ہے اور وہی ہدایت پانے والے ہیں۔

اس آیت میں ایمان کو ظلم سے مخلوط نہ کرنے سے مراد یہ ہے کہ ایمان کے نام پر ظلم نہ کرنا۔ یہاں دو باتیں بیان کی گئی ہیں ایک یہ کہ محض ایمان لے آنے سے کوئی ہدایت یافتہ نہیں بنتا۔ ہدایت یافتہ بننے کے لئے ضروری ہے کہ ایمان، عقیدہ اور مذہب کے نام پر دوسروں کو ظلم کا نشانہ نہ بنایا جائے اور ان کو امن کی حالت میں اپنے مذہب پر عمل پیرا ہونے کی پوری پوری آزادی دی جائے۔ دوسرے یہ کہ جو لوگ اپنے ایمان کو دوسروں پر ظلم ڈھانے کا ذریعہ نہیں بنائیں گے ان کے اپنے لئے امن مقدر کر دیا جائے گا۔ اس کا صاف مطلب یہ ہے کہ جو لوگ ایمان کے نام پر دوسروں پر ظلم کریں گے وہ نہ تو ہدایت یافتہ شمار ہوں گے اور نہ خدا تعالیٰ کی طرف سے ان کیلئے امن کی ضمانت باقی رہے گی کیونکہ خدا تعالیٰ کو ظلم خواہ وہ کسی شکل میں بھی روا رکھا جائے ہرگز پسند نہیں ہے۔ اور پھر مذہب یا عقیدہ کے نام پر جو ظلم کیا جائے وہ خدا کو کیوں ناپسند نہ ہو۔ جبکہ یہی تو انتہائی شدید توحید کا وہ ظلم ہے جس کا بلا استثناء اس کے جملہ ماموروں اور ان پر ایمان لانے والوں کو ہر زمانہ میں تختۂ مشق بننا پڑا اور ظلم کی ایسی گرم بازاری منصۂ شہود پر آئی کہ انسانیت کانپ کانپ اٹھی۔

مرے خدا

ہے اہلِ انجمن پہ گراں اے مرے خدا
یہ خامشی مری کہ تکلّم کہیں جسے

مانوس ہو چکا ہے غمِ زندگی سے دل
شائد خوشی یہی ہے تألّم کہیں جسے

تیرے کرم سے مجھ کو ملی ہے وہ چشمِ تر
سامانِ صد ہزار تلاطم کہیں جسے

اب میرے اِن فسردہ لبوں کو مرے خدا
جنبش وہ کر عطا کہ تبسم کہیں جسے

— عبدالمنان ناہید —

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قسط نمبر ۲

ہمّتوں کا سفر

حصولِ علم کی راہ میں مصائب و شدائد

اور

بزرگانِ سلف کے حیرت انگیز نمونے

مکرم عبدالسمیع خان صاحب ربوہ

ہر اک میکدے سے پھرا جا کے ساغر

پیش کردہ سب واقعات تو بالکل ابتدائی دور کے ہیں اور جب دین حق مکہ و مدینہ سے نکل کر دور دراز خطوں میں پھیلنا شروع ہوا اور صحابہؓ دور دراز علاقوں میں پھیل گئے تو صحابہؓ ایک دوسرے سے حدیث سننے کے لیے سینکڑوں میل کا سفر طے کر کے جاتے اور اس راہ کی کلفتیں برداشت کرنا ان کے لیے بہت اعزاز کی بات تھی۔ کیونکہ یہ سب عشقِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور علم کی پیاس بجھانے کے لیے تھا۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا زاد بھائی ہونے کی وجہ سے خاص خاندانی وجاہت کے مالک تھے۔ اور علمی پایہ بھی بہت بلند تھا۔ مگر یہ علو مرتبت تحصیل علم کے راستہ میں روک نہ تھی آپ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد صحابہؓ کے پاس جاتے اور ان سے حضورؐ کی باتیں سنتے۔ جب آپ کو معلوم ہوتا کہ فلاں شخص نے آنحضرتؐ سے کوئی حدیث سنی ہے تو فوراً اس کے مکان پر پہنچتے اور اس سے حدیث سنتے۔ اس طرح آپ نے عرب کے کونہ کونہ میں پھر کر ان جواہر پاروں کو جمع کیا جو اطرافِ ملک میں مختلف لوگوں کے پاس منتشر صورت میں موجود تھے۔

حضرت عبداللہ بن عباس خود فرماتے ہیں کہ:۔

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے وقت میں کم سن تھا۔ اپنے ایک ہم عمر انصاری لڑکے سے میں نے کہا چلو اصحابِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے علم حاصل کریں کیونکہ ابھی وہ بہت ہیں۔ اس نے جواب دیا۔ ابن عباس تم بھی عجیب آدمی ہو۔ اتنے صحابہؓ کی موجودگی میں لوگوں کو بھلا تمہاری کیا ضرورت پڑے گی۔ اس پر میں نے انصاری لڑکے کو چھوڑ دیا اور خود علم حاصل کرنے میں لگ گیا۔ بارہا ایسا ہوا کہ معلوم ہوتا فلاں صحابیؓ کے پاس فلاں حدیث ہے میں ان کے گھر دوڑا جاتا اگر وہ قیلولہ کر رہے ہوتے تو میں اپنی چادر کا تکیہ بنا کر ان کے دروازے پر ہی پڑا رہتا اور گرم ہوا میرے چہرے کو جھلساتی رہتی۔ جب وہ صحابیؓ باہر آتے اور مجھے اس حال میں پاتے تو متاثر ہو کر کہتے رسولؐ اللہ کے ابن عم! آپ کیا چاہتے ہیں؟ میں کہتا سنا ہے آپؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی فلاں حدیث روایت کرتے ہیں۔ اسی کی طلب میں حاضر ہوا ہوں۔ وہ کہتے آپ نے کسی کو بھیج دیا ہوتا تو میں خود چلا آتا۔ میں جواب دیتا۔ نہیں اس کام کے لیے خود مجھی کو آنا چاہیئے تھا۔ اس کے بعد جب اصحابؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گزر گئے تو وہی انصاری دیکھتا کہ لوگوں کو میری کیسی ضرورت ہے اور حسرت سے کہتا ابن عباس تم مجھ سے زیادہ عقل مند تھے۔

(مستدرک حاکم جلد ۲ صفحہ ۵۳۸)

فدائیت کا ایسا ہی واقعہ امام زہری کا ہے

"وہ حضرت عروہ سے احادیث سننے کے لیے جاتے مگر ان کے دروازہ پر بیٹھ جاتے۔ اور ان کی عزت و احترام کی وجہ سے انہیں باہر نہ بلاتے۔ جب وہ خود ہی باہر آتے تو پھر ان سے علم حاصل کرتے۔ حالانکہ انہیں اجازت تھی کہ وہ اندر چلے جایا کریں۔

(مسند دارمی۔ باب الرحلۃ فی طلب العلم)

صرف ایک حدیث کی خاطر

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:۔

مجھے ایک حدیث کے بارہ میں پتہ چلا کہ فلاں صحابیؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے اسی وقت میں نے اونٹ خریدا۔ اس پر زین کسی اور صحابیؓ کی تلاش میں نکل کھڑا ہوا۔ ایک مہینہ کی دوڑ دھوپ کے بعد معلوم ہوا کہ وہ صحابیؓ ملک شام میں ہیں۔ عبداللہ بن انیس ان کا نام تھا۔ میں شام پہنچا ان کے دروازے پر اونٹ بٹھا دیا۔ گھر میں اطلاع دی کہ جابر آپ کی چوکھٹ پر کھڑا ہے۔ خادم نے لوٹ کر کہا میرے آقا پوچھتے ہیں کیا آپ جابر بن عبداللہ ہیں۔ میں نے کہا ہاں۔ یہ سنتے ہی حضرت عبداللہ بن انیسؓ باہر نکل آئے۔ اور میں نے ان سے وہ حدیث سنی۔

(فتح الباری جلد نمبر ۱ صفحہ ۱۷۴)

ایک اور ایسا ہی لمبا سفر حضرت جابرؓ نے مصر کا طرف کیا اور حضرت مسلمہ بن مخلدؓ سے ملاقات کی۔

حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ نے مدینہ سے مصر کا سفر محض اس لیے اختیار کیا کہ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے ایک حدیث سنیں۔ چنانچہ مصر پہنچے تو حضرت عقبہؓ بن عامر نے استقبال کیا۔ حضرت ابوایوب انصاریؓ نے فرمایا میں ایک حدیث کے لیے آیا ہوں۔ جس کے حضور سے سننے والوں میں سے اب تمہارے سوا کوئی باقی نہیں۔ حضرت عقبہ نے حدیث سنائی کہ:۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس کسی نے مومن کی ایک برائی کی پردہ پوشی کی قیامت کے دن خدا اس کی پردہ پوشی کرے گا۔

حضرت ابو ایوب انصاریؓ یہ حدیث سنتے ہی اپنے اونٹ کی طرف بڑھے وہ سفر کے لیے تیار تھا۔ ایک لمحہ ٹھہرے بغیر مدینہ واپس چلے گئے

(مجمع الزوائد۔ کتاب العلم باب الرحلۃ)

ایک بار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سائب بن خلادؓ اور حضرت عقبہ بن عامرؓ جہنی کی موجودگی میں کوئی ارشاد فرمایا۔ لیکن بعد میں حضرت سائب کو اس حدیث کے متعلق کچھ وہم پیدا ہوا تو وہ ازالۂ شک کے لیے مدینہ سے مصر میں حضرت عقبہؓ کے پاس گئے۔ پہلے حضرت مسلمہ بن مخلدؓ کے دروازے پر حاضر ہوئے انہوں نے حضرت سائبؓ کو اپنا مہمان بنانا چاہا لیکن انہوں نے کہا کہ پہلے عقبہؓ سے میری ملاقات کروا دیجئے۔ وہ ایک گاؤں میں تھے دونوں وہاں گئے اور وہ حدیث سن کر واپس آئے۔

(سیرۃ البخاری جلد اوّل صفحہ ۲۰)

ایک صحابیؓ مدینہ سے سفر کر کے مصر میں حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ کے پاس آئے۔ وہاں پہنچے تو دیکھا کہ حضرت فضالہ اپنی اونٹنی کو گھاس کھلا رہے ہیں۔ فضالہ نے دیکھتے ہی سلام و مصافحہ کیا اور اندر آنے کے لیے کہا۔ مگر اس صحابیؓ نے کہا کہ

میں آپ کے پاس ملاقات کی غرض سے نہیں آیا بلکہ اس لیے آیا ہوں کہ ہم دونوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک حدیث سنی تھی۔ امید ہے آپ بھولے نہ ہوں گے وہ مجھے سنا دیجئے۔

(سنن ابو داؤد۔ کتاب الترجل)

حضرت عبداللہ بن عدیؓ کہتے ہیں کہ مجھے پتہ لگا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس ایک حدیث ہے۔ مجھے خوف ہوا کہ اگر حضرت علیؓ وفات پا گئے تو وہ حدیث کسی اور سے نہ ملے گی۔ چنانچہ میں سفر کر کے ان کی خدمت میں حاضر ہونے کے لیے عراق جا پہنچا اور وہ حدیث ان سے سنی۔

(فتح الباری۔ کتاب العلم باب الخروج فی طلب العلم)

حضرت ابوالعالیہ کہتے ہیں کہ:۔

ہم بصرہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ کی بیان کردہ احادیث دوسروں سے سنا کرتے تھے مگر ہمیں چین نہیں آتا تھا جب تک خود صحابہؓ کے مونہوں سے وہ احادیث نہ سن لیں۔

(مسند دارمی۔ باب الرحلۃ فی طلب العلم)

حضرت معاذ بن جبلؓ کے ذوقِ طلب کا اندازہ اس دعا سے ہوتا ہے جو انہوں نے آخری وقت میں کی۔ اور اس جذبے پر انہوں نے خدا تعالیٰ کو گواہ بنایا۔ انہوں نے کہا:۔

"اے اللہ تو اس بات سے خوب واقف ہے کہ میں دنیا اور اس میں رہنے کو ہرگز پسند نہ کرتا تھا۔ اور نہ مجھے یہ بات محبوب تھی کہ نہریں جاری کروں اور درخت لگاؤں بلکہ میں دوپہر کی پیاس اور دوسرے اوقات کی سختیاں محض اس لیے برداشت کرتا تھا کہ سفر کر کے علماء سے ملوں اور علمی مجالس اور ذکرِ الٰہی کی محفلوں میں شرکت کروں۔" (حلیۃ اولیاء جلد اوّل صفحہ ۲۲۹)

حالیؔ نے صحابہؓ کی اس کیفیت کا کیا ہی پیارا نقشہ کھینچا ہے ؎

ہر اک میکدہ سے پھرا جا کے ساغر
ہر اک گھاٹ سے آئے سیراب ہو کر
گرے مثلِ پروانہ ہر روشنی پر
گرہ میں لیا باندھ حکمِ پیمبرؐ
کہ "حکمت کو اک گم شدہ لعل سمجھو
جہاں پاؤ اپنا اسے مال سمجھو"

جوئے شیر لانے سے زیادہ مشکل

یہی بے مثال تڑپ اور لگن صحابہؓ رسولؐ نے اپنے بعد میں آنے والوں کے لیے اپنے علمی ذخیروں کے ساتھ چھوڑی۔ انہوں نے تحقیق و تدقیق کے خارزاروں میں مزید پیش قدمی کی۔ ان میں سب سے نمایاں گروہ محدثین کا ہے۔ فرہاد نے جوئے شیر لانے کے لیے اتنی محنت نہیں کی جتنی محدثین نے جمع احادیث، علم اسماء الرجال اور علم جرح و تعدیل پر کی ہے۔ غیر مسلم دنیا بھی اس کی معترف ہے پھر اس علم کو آگے پہنچانے کے لیے محدثین نے جو کوشش کیں وہ اپنی ذات میں ایک الگ داستان ہے۔ یہ سارا باب تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بشارات سے معمور ہے۔

ایک شخص مدینے سے چل کر حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ کی خدمت میں دمشق میں آیا اور ایک حدیث کے بارہ میں سوال کیا۔ حضرت ابوالدرداء نے کہا [illegible] تم تجارت یا کسی اور مقصد کے پیشِ نظر نہیں آئے بلکہ صرف حدیث کی جستجو میں نکلے ہو؟ اس نے عرض کیا جی ہاں واقعہ یہی ہے۔ اس پر حضرت ابوالدرداء نے فرمایا:۔

اگر یہی بات ہے تو خوش ہو جاؤ کیونکہ میں نے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ جو شخص علم کی تلاش میں نکلتا ہے فرشتے اس کے لیے اپنے پر رکھ دیتے ہیں۔ جنت کی راہ اس پر کھل جاتی ہے۔ اور عالم کے لیے زمین و آسمان کی تمام مخلوق حتیٰ کہ سمندر کی مچھلیاں بھی مغفرت کی دعا کرتی ہیں۔ عالم کو عابد پر وہی فضیلت حاصل ہے جو بدرِ منیر کو تمام ستاروں پر۔ علماء انبیاء کے وارث ہیں۔ کیونکہ انبیاء نے درہم و دینار نہیں چھوڑا صرف علم چھوڑا ہے۔ اور جس نے علم حاصل کر لیا۔ بڑی دولت کا مالک بن گیا۔

(سنن دارمی باب فی فضل العلم والعالم)

اس دولت کے حصول کے لیے سید المحدثین حضرت امام بخاری کی محنت اور جدوجہد کو سامنے رکھیں تو محدثین کی جاں گسل محنت کا عمومی خاکہ سامنے آجاتا ہے۔

امام بخاری کی دلگداز داستان

حضرت امام بخاری نے ۱۶ برس کی عمر میں سفر شروع کیا۔ وہ ۲۱۰ ہجری میں اپنی والدہ اور بڑے بھائی کے ساتھ مکہ پہنچے۔ وہ دونوں تو حج سے فراغت کے بعد بخارا چلے گئے مگر امام صاحب نے مکہ معظمہ میں اقامت اختیار کی اور حدیثِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و دیگر علومِ اسلامیہ کے شوق میں والدہ اور بھائی کی مفارقت کی قطعاً پرواہ نہ کی۔

مکہ کے علماء سے استفادہ کے بعد مدینہ کا رُخ کیا۔ اور تمام چوٹی کے بزرگوں سے کسبِ فیض کیا۔ اسی دوران انہوں نے اپنی کتاب تاریخ کبیر کا مسوّدہ چاندنی راتوں میں لکھا۔

بعد ازاں آپ نے بصرہ، کوفہ، بغداد، شام مصر، جزیرہ، مرو، بلخ، ہرات، نیشاپور، رے، جبال خراسان، سمرقند، تاشقند وغیرہ تمام مقامات جو علومِ اسلامیہ کے مرکز تھے یا علماء و بزرگان کے مسکن تھے کا سفر کیا۔ اور ہر جگہ سے خوشہ چینی کی۔ آپ فرماتے ہیں میں نے ایک ہزار سے زائد اساتذہ سے حدیثیں لکھیں۔

امام بخاری کے کاتب محمد بن ابی حاتم کہتے ہیں کہ:۔

ایک بار طالب علمی کے زمانہ میں سفر خرچ بالکل ختم ہو گیا تو امام بخاری نے کئی روز گھاس اور پتیاں کھا کر گزار دیئے۔ اور مطلق کسی کو نہ اس بات کی خبر کی اور نہ سوال کیا۔

(ہدی الساری صفحہ ۴۸۰)

حفص بن عمر الاشقر کہتے ہیں کہ:۔

"ہم لوگ بصرہ میں حدیث لکھتے تھے۔ ہمارے ساتھ امام بخاری بھی کتابتِ حدیث میں شریک تھے امام بخاری ایک دفعہ کئی دن درس سے غیر حاضر ہو گئے تلاش کی تو اپنے حجرہ میں قریباً عریاں ملے۔ دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ خرچ بالکل ختم ہو گیا ہے۔ حتیٰ کہ بدن کے کپڑے بھی فروخت ہو چکے ہیں۔ بالآخر ہم نے چندہ اکٹھا کیا اور آپ کے لیے لباس تیار کروایا۔ تب آپ ہمارے ساتھ درس میں شامل ہوئے۔"

(سیرۃ البخاری جلد ۱ صفحہ ۴۲)

پس حقیقت یہ ہے کہ

امام بخاری راہِ علم کے مصائب سے کبھی تنگ نہ آئے۔ فاقوں پر فاقے آئے مگر حوصلہ پست نہ ہوا۔ سواری نہ ہونے کی حالت میں پاؤں پر چیتھڑے باندھ کر پاپیادہ سفر کیا۔ سخت دل ہلا دینے والی مشکلات میں بھی پیشانی پر بل نہ آنے دیا۔ ساگ اور پتوں پر گزارہ کی نوبت آگئی۔ مگر دل کا جوش اور ولولہ کم نہ ہوا ہزاروں مشکلات جھیلنے پر بھی آتشِ شوق سرد نہ ہوئی۔ صعوباتِ سفر کو ہمیشہ راحت سمجھا اور اس کام کے لیے اپنی دولت اور ساری زندگی کو نذر کر دیا اسی کا ثمرہ تھا کہ آپ نے وہ کتاب تصنیف کی جو "اصح الکتب بعد کتاب اللہ" کہلانے کی مستحق بنی۔ ؎

تجھے ہر دور کے تاریخ دلں ڈھونڈیں گے دنیا میں
تری وہ شخصیت ابھرے گی جو فانی نہیں ہو گی۔

قریہ قریہ بستی بستی

اب ان طویل سفروں کا ذکر کیا جاتا ہے جو ہمارے علماء نے اس زمانہ میں کیے جب کہ ذرائع رسل و رسائل بہت محدود تھے۔ آمد و رفت کی بہت دقت تھی۔ میلوں دور تک اپنی کتابیں پشت پر اٹھائے، تپتی ہوئی دوپہروں اور یخ بستہ راتوں میں انہوں نے سفر کیے اور علم کے چشموں تک پہنچ کر پیاس بجھائی۔

حضرت سعید بن المسیب فرماتے ہیں کہ میں نے اکثر ایک حدیث کی طلب میں کئی کئی دن اور رات مسلسل سفر کیا ہے۔ امام طبرانی سے جب بکثرت احادیث جمع کرنے کا سبب پوچھا گیا تو انہوں نے کہا کہ میں نے مسلسل تیس سال چٹائی پر سو کر بسر کیے۔ یعنی آرام و آسائش کلیتہً چھوڑ دی تب یہ خزانہ ہاتھ آیا۔

حضرت امام ابن المقری نے صرف ایک کتاب نسخہ ابن فضالہ کی خاطر ستر منزل کا سفر کیا۔ اس نسخہ کی ظاہری حیثیت یہ تھی کہ اگر وہ نانبائی کو دیا جائے تو اس کے عوض روٹی بھی نہ دیتا۔ ایک منزل ۱۲ میل کی ہوتی ہے اس لحاظ سے انہوں نے ۸۴۰ میل کا سفر صرف ایک کتابچہ کے لیے کیا۔

امام ابو یوسف یعقوب فسوی نے تیس سال سفر میں گزارے بقی بن مخلد کہتے ہیں کہ میں طلبِ علم کے لیے جس کے پاس گیا پیادہ پا ہی گیا۔ انہوں نے تحصیلِ علم کے لیے مشرق اور مغرب کے ممالک چھان مارے۔ ان کے مشائخ کی تعداد ۲۸۰ سے زیادہ ہے۔

مادر زاد نابینا ابو العباس رازی بلخ، بخارا نیشاپور اور بغداد کا سفر کرتے رہے۔

محدث اصفہان ابو بکر محمد بن ابراہیم المعروف امام ابن المقری اصفہانی نے تحصیل علم کے لئے بہت سفر کیے۔ آپ نے اصفہان میں محمد بن نصیر مدینی، محمد بن علی فرقدی اور دوسرے اہل علم سے بغداد میں حسرتی اور عمر بن ابی غیلان سے موصل میں ابو یعلیٰ سے، اہواز میں، ابدان سے حران میں ابو عروبہ سے عمر غلان میں، محمد بن حسن سے کوفہ میں عبداللہ بن زید سے، تستر میں حافظ احمد بن یحییٰ سے، مکہ میں اسحٰق بن احمد خزاعی سے، قدس میں عبداللہ بن محمد سے، دمشق میں سعید بن عبدالعزیز سے، رملہ میں محمد بن عمیر سے، اذنہ میں مضاء بن عبدالباقی سے، واسط میں جعفر بن احمد بن سنان سے عسکر میں محمد بن علی سے، حمص میں محمد بن تمام بہرانی سے، رقہ میں حسین ابن عبداللہ سے، مصر میں محمد بن زبان سے۔

اور اس کے علاوہ دوسرے لوگوں سے علم حدیث حاصل کیا۔ فرماتے تھے میں نے مشرق اور مغرب کا چار دفعہ سفر کیا ہے۔ میں بیت المقدس میں دس دفعہ گیا۔ چار دفعہ حج کیا اور پچیس مہینے مکہ میں ٹھہرا۔

محدث العصر امام ابن مندہ اصفہانی بلند پایہ حافظ حدیث ہیں۔ کئی دور دراز ممالک کا سفر کر کے آپ نے ہر خرمن علم سے خوشہ چینی کی ہے۔ طلب علم کے لئے مشرق اور مغرب کی دو دفعہ سیر کی۔ اصفہان، نیشاپور، مکہ مکرمہ سمرقند، شام، بغداد، مصر اور دوسرے شہروں میں علوم سے دامن بھرا۔ جن لوگوں سے آپ نے علوم و فنون سیکھے۔ ان کی تعداد ایک ہزار سات سو ہے۔ جب آپ طویل سفر سے واپس آئے تو آپ کے پاس کتابوں سے بھرے ہوئے چالیس صندوق تھے۔ علامہ ذہبی فرماتے ہیں کہ ہمیں نہیں معلوم کہ اس امت میں کسی نے اتنا سماع کیا ہو جتنا انہوں نے کیا ہے۔ کثرت سے سفر کرنا آپ پر ختم ہے نیز حفظ، معرفت، صداقت اور کثرتِ تصانیف میں یگانۂ روزگار ہیں۔ زیادہ سے زیادہ لکھنے والے بھی اس سلسلہ میں آپ کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔

حافظ ابن مفرج نے سماع حدیث کے لئے تین براعظموں ایشیا، یورپ اور افریقہ کا سفر کیا انہوں نے ابو سعید بن اعرابی سے حدیث کی سماعت مکہ میں کی۔ ابن راشد سے دمشق میں، قاسم بن اصبغ سے قرطبہ میں۔ ابن سلیمان سے طرابلس میں محمد سے مصر میں اور دیگر اساتذہ سے جدہ، صنعاء اور بیت المقدس میں۔

آپ بہت سی کتابوں کے مصنف ہیں۔ علم اسماء الرجال کے بہت بڑے عالم تھے۔

الحافظ الکبیر امام ابو حاتم رازی نے حصولِ علم کیلئے سنِ رشد کو پہنچنے سے پہلے شروع کیا اور عرصہ دراز تک سفر میں رہے۔ خود فرماتے ہیں:۔

میں اپنے پہلے سفر میں سات سال گھر سے باہر رہا۔ اور ایک ہزار فرسنگ سے زیادہ پیدل چلا پھر میں نے میلوں کی گنتی چھوڑ دی اور بیس سال کی عمر میں بحرین سے مصر تک، وہاں سے رملہ تک اور وہاں سے طرطوس تک پیدل سفر کیا۔ یہ بیس سال کا عرصہ بنتا ہے۔

(تذکرۃ الحفاظ)

حافظ ابو الخطاب اندلسی نے تحصیل علم کی غرض سے اولاً تمام ملک سپین کا سفر کیا۔ وہاں سے فارغ ہو کر مراکش آئے۔ مراکش اور دیگر ممالک سے خوشہ چینی کے بعد مصر، شام، عراق اور خراسان کا سفر کیا۔ اس طرح انہوں نے تین براعظم چھان مارے۔

(وفیات الاعیان جلد اوّل صفحہ ۳۸۱)

امام طبری علم کا منفرد پہاڑ ہیں۔ بہت سی کتابوں کے مصنف ہیں۔ تحصیل علم کے لئے قریہ قریہ اور بستی بستی گھومے۔ امام ابن ابی داؤد سجستانی، سجستان میں پیدا ہوئے اور خراسان عراق، حرمین، مصر، شام اور جزیرہ جیسے دور دراز ممالک کا سفر کیا۔ یکتائے روزگار امام ابو یعقوب اسحاق بھی طویل سفر کرنے والوں میں سے ہیں۔ ابن حیون اندلسی نے اندلس، عراق، حجاز اور یمن جیسے ممالک کا سفر کیا۔ امام ولید بن بکر بن مخلد سرقسطی نے اندلس کے آخری حصہ سے سفر شروع کیا اور خراسان آئے سفر میں ایک ہزار سے زیادہ شیوخ سے ملاقات کی۔

علامہ معانی بہت مفلوک الحال اور عفیف تھے طویل سفروں کا نتیجہ چھ جلدوں میں ایک بہت بڑی تفسیر ہے۔ امام مقدسی نے ۴ سال کی عمر سے سفر شروع کیا اور بڑی بڑی کتابیں اپنے ہاتھ سے نقل کیں۔ دارمی نے طلب حدیث میں حرمین، خراسان، عراق، شام اور مصر کا سفر کیا۔ (تذکرۃ الحفاظ)

متاعِ دل و جاں جنہوں نے لٹا دی

یہ تو صرف سفروں کا ذکر تھا۔ مگر یہ سفر آج کے سفر تو نہیں تھے۔ یہ تو وہ سفر تھے جن کے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے السفر قطعۃٌ من العذاب کہ سفر عذاب کا ایک حصہ ہے۔ انہوں نے دکھ اٹھایا مگر اپنی قوم کو آرام پہنچایا۔ انہوں نے عذاب برداشت کئے اور اپنی قوم کو سر اٹھا کر چلنے کے قابل بنایا۔ اس میں بھوک اور پیاس کی تکلیف بھی تھی۔ فاقے بھی برداشت کئے۔ اس میں بیماریاں بھی آئیں۔ سامان سفر اور کتب اٹھا کر پیادہ پا سینکڑوں میل چلنا پڑا۔ مگر علیم خدا کے یہ بندے بر صادق رغبت ہر مرحلہ سے سربلند ہو کر گزرے اور عظیم روایات قائم کر گئے۔ یقیناً ان کی راہیں کہکشاؤں سے زیادہ خیرہ کن ہیں اور ان کے ہر قدم پر ہزاروں فرشتے ان پر درود بھیجتے ہوں گے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

امام ابو حاتم رازی فرماتے ہیں :۔

میں ۲۲۴ھ میں بصرہ میں رہتا تھا میں نے اپنے سارے کپڑے بیچ دیئے ان کی قیمت بھی ختم ہوگئی تو میں نے دو دن فاقے میں بسر کئے۔ پھر میں نے اپنے ساتھی کو صورت حال سے آگاہ کیا تو وہ بولا میرے پاس صرف ایک دینار ہے چنانچہ اس نے اس میں سے نصف مجھے دے دیا۔

ایک دفعہ ہم سمندر سے باہر نکلے تو ہمارا سفر خرچ ختم ہوگیا۔ ہم تین دن کچھ کھائے پیئے بغیر پیدل چلتے رہے اور اپنے جسموں میں کمزوری محسوس کرنے لگے۔ ہمارے ایک ساتھی عمر رسیدہ بزرگ تھے وہ تو بے ہوش ہوکر گر گئے ہم نے انہیں بلانے اور ہوش میں لانے کی بہتیری کوشش کی لیکن بے سود۔ ہم باقی دونوں ساتھی مایوس ہوکر آگے چل پڑے لیکن ابھی تین میل کا فاصلہ طے کیا تھا کہ میں بھی بے ہوش ہوکر گر پڑا۔ میرا ساتھی مجھے چھوڑ کر چلا گیا۔ اس کو دور ساحل پہ ایک کشتی نظر آئی جس سے مسافر نیچے اتر رہے تھے اس نے انہیں کپڑا ہلا ہلا کر اپنی طرف متوجہ کیا۔ چنانچہ وہ آئے اور اسے پانی پلایا۔ اس نے کہا میرے دو رفیق راستہ میں گرے پڑے ہیں ان کی جان بچاؤ چنانچہ مجھے ہوش آئی۔ میں نے دیکھا کہ ایک آدمی میرے منہ پہ پانی کے چھینٹے ڈال رہا ہے اس نے مجھے پانی پلایا پھر وہ لوگ ہمارے بزرگ ساتھی کو بھی لے آئے اور جب تک ہمارے جسموں میں طاقت نہ آئی ہم کئی دن تک وہاں ہی ٹھہرے رہے۔

امام حجاج بن شاعر ثقفی بغدادی فرماتے ہیں :۔

میری ماں نے مجھے سو روٹیاں پکا کر دیں جو میں نے خشک کرکے ایک تھیلے میں ڈال لیں اور علم پڑھنے کے لئے مدائن چلا گیا اور وہاں مشابہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ میں ان کے پاس سو دن رہا اور ہر روز ایک روٹی دجلہ میں بھگو کر کھا لیتا تھا۔ جب روٹیاں ختم ہوگئیں تو گھر واپس آگیا۔

جس طرح امام حجاج کا سالن ۔ دجلے کا پانی ۔ آج بھی تر و تازہ ہے اسی طرح ان کے عزم اور بے کراں جذبوں کی کہانی بھی زندہ و تابندہ ہے اور یہ واقعہ ایک شخص کا نہیں ہے ان کو تو پھر روٹیاں میسر آگئی تھیں۔ بہتیرے ایسے تھے جنہیں روٹی بھی میسر نہ تھی۔

امام ابو علی جبائی جب عسقلان میں تھے تو خرچ سے اس قدر تنگ ہوئے کہ ناقوں تک نوبت جا پہنچی۔ اور ضعف نے لکھنے سے معذور کر دیا۔ جب بھوک کی اذیت برداشت نہ ہوسکی تو نانبائی کی دکان پہ اس غرض سے جا بیٹھے کہ کھانے کی خوشبو سے ہی طبیعت کو کچھ تقویت پہنچالیں۔

آپ فرماتے ہیں۔

میں نے حدیث کا علم حاصل کرنے کے لئے دور دراز ممالک کا سفر کیا اور تحصیل علم کی دھن میں بڑے شدائد برداشت کئے اور اس کی راہ میں اپنے آپ کو پامال کر دیا۔

(تذکرۃ الحفاظ)

کرو یاد اپنے بزرگوں کی حالت
شدائد میں جو ہارتے تھے نہ ہمت
اٹھاتے تھے برسوں سفر کی مشقت
غریبی میں کرتے تھے کسب فضیلت
جہاں کھوج پاتے تھے علم و ہنر کا
نکل گھر سے لیتے تھے رستہ ادھر کا

سینہ سپر رہے غم دوراں کے سامنے

حضرت امام مالک نے فرمایا :۔

علم حاصل نہیں ہو سکتا جب تک اس کی راہ میں فقر و فاقہ کی لذت نہ چکھی جائے۔ پھر انہوں نے حضرت ربیعہ کی غربت و مصیبت بیان کی جو انہیں طلب علم میں جھیلنا پڑی تھی۔ فرمایا۔

ربیعہ اس قدر نادار ہوگئے تھے کہ گھر کی چھت تک بیچ ڈالی۔ ان کی غذا یہ تھی کہ مدینہ کے کوڑے پر سے سڑی ہوئی کشمش چن چن کر کھایا کرتے تھے۔ (العلم و العلماء ص۷۷)

ہمارے طلبہ ان لوگوں کے حالات کے ساتھ اپنے دور کا موازنہ کریں تو یقیناً اس نتیجہ پر پہنچیں گے کہ آج ان کی نسبت سے ہم جنت میں رہ رہے ہیں۔ حتی الامکان ہمیں ہر سہولت میسر ہے اس کے باوجود تعلیمی انحطاط کیوں ہے؟ سوچئے! صرف سلگتے جذبوں کی کمی ہے۔ اور دیکھئے حضرت زین الدین ابو یحییٰ ذکریا جن کی کثیر خدمات اسلامی کی وجہ سے ان کو دسویں صدی کا مجدد بھی قرار دیا گیا ہے۔ مصر کے ایک چھوٹے سے شہر سنیکہ میں پیدا ہوئے۔ تعلیم کے لئے قاہرہ آئے۔ اس دور میں انہیں کن مصائب سے گذرنا پڑا۔ وہ لکھتے ہیں :۔

"میں جب اپنے گاؤں سے قاہرہ آیا تو اس وقت میں جوان تھا مگر دنیا میں مشغول نہیں ہوا تھا اور نہ مجھے خلق خدا سے کچھ سروکار تھا۔ جامعہ ازہر میں اکثر بھوکا رہتا۔ ناچار رات کو نکلتا اور تربوز کے چھلکے تلاش کرتا جو وضو کرنے کی جگہ کے قریب سے مل جاتا تھا۔ انہیں دھوتا اور کھا کر پیٹ بھرتا۔ اسی طرح کئی برس گذرے۔ پھر خدا تعالیٰ نے ایک شخص کو میرے پاس بھیجا جو گیہوں کی چکی پہ کام کرتا تھا۔ اس نے مجھ سے میرے حالات دریافت کئے اور پھر میرے کھانے پینے کا کفیل بن گیا۔"

فوائد جامعہ بر مجالۂ نافعہ ص۳۴۱

حضرت امام ابن المقری فرماتے ہیں کہ۔

"میں طبرانی اور ابو الشیخ مدینہ منورہ میں رہتے تھے ہمارا خرچ ختم ہوگیا اور ہم تنگدستی کا شکار ہوگئے۔ ہم نے بغیر سحری کھائے روزہ رکھا ہوا تھا۔ عشاء کے وقت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قبر پہ آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ! ہم بھوک سے نڈھال ہیں یہ دیکھ کر طبرانی کہنے لگے بیٹھ جاؤ ہمیں رزق مل جائے گا۔ یا موت آجائے گی۔ مگر میں اور ابو الشیخ اٹھ کر باہر آگئے تو دروازے پہ ایک علوی کو موجود پایا ہم نے دروازہ کھولا تو اس کے ساتھ دو غلام دو ٹوکروں میں بہت سی چیزیں لئے کھڑے تھے۔ بولا تم نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس میری شکایت کی ہے۔ میں نے آپؐ کو خواب میں دیکھا ہے اور آپؐ نے مجھے تمہیں کچھ دینے کا حکم دیا ہے۔

حضرت شیخ الاسلام ابو عبدالرحمٰن بقی بن مخلد قرطبی فرماتے ہیں کہ :۔

میں ایک ایسے شخص کو جانتا ہوں جو طالب علمی کے زمانہ میں کئی کئی دن چقندر کے پتے کھا کر گذارہ کرتا تھا۔ اسے روٹی میسر نہ تھی۔

علامہ ابو الولید باجی قرطبہ کے نامور حافظ حدیث اور تصانیف کثیرہ کے مصنف تھے طالب علمی کے دور میں آپ نے اخراجات پورے کرنے کے لئے بغداد کی ایک گلی میں چوکیداری کی ملازمت اختیار کر رکھی تھی اندلس واپس آئے تو پہلے پہل سوت میں استعمال کرنے کے لئے سونے کے ورق کوٹتے تھے اور وثیقہ نویسی کا بھی شغل اپنا رکھا تھا۔

آپ کے تلامذہ کا بیان ہے کہ جب آپ ہمیں پڑھانے کے لئے باہر تشریف لاتے تو آپ کے ہاتھوں میں ہتھوڑے سے ورق کوٹنے کے نشانات نمایاں ہوتے تھے۔

رفتہ رفتہ جب آپ کی علمی شہرت کا دور و نزدیک چرچا ہوا تو دنیا آپ کے قدموں پہ آگری اور جاہ و جلال میں ترقی ہوئی سلاطین آپ کو سفیر بنا کر بھیجتے تھے۔ آپ اندلس کے مختلف شہروں میں عہدۂ قضاء پہ بھی فائز رہے

امام ابن ابی داؤد سجستانی فرماتے ہیں :۔

"جب میں تحصیل علم کے لئے کوفہ گیا۔ تو میرے پاس صرف ایک درہم تھا اور میں نے اس سے تیس مد (تقریباً ۲۱ سیر) باقلا خرید لئے۔ ان کو کھاتا تھا اور امام اشیخ سے حدیث لکھتا تھا۔ یہ باقلا ختم ہونے سے پہلے میں نے تیس ہزار احادیث لکھ لی تھیں۔

آپ خراسان میں پیدا ہوئے اور خراسان عراقان، عراق، حرمین، مصر، شام اور جزیرہ میں پھر کر علوم و فنون میں کمال حاصل کیا۔

(تذکرۃ الحفاظ)

یہ لوگ کیسے سب سے آگے بڑھ گئے اور کوئی ان کی گرد کو بھی نہ پہنچ سکا۔ حضرت امام ابو یوسف کے اس بیان میں یہ بات پوری وضاحت کے ساتھ موجود ہے۔ وہ کہا کرتے تھے کہ ہم اور ہمارے ساتھ بے شمار آدمی علم حاصل کرتے رہے لیکن فائدہ انہی کو پہنچا جن کے دل "دہی" سے نہ اکتائے تھے۔ واقعہ یہ ہوا کہ ابو العباس نے حکومت پاکر تمام علماء کو مدینہ سے بلا لیا تھا۔ ہمارے گھر میں سویرے تڑکے دہی چپڑی روٹی تیار ہوتی تھی۔ ہم اس کا ناشتہ کرکے طلب علم کے لئے نکل کھڑے ہوتے تھے۔ پھر لوٹتے تھے اور یہی روٹی کھا لیتے تھے اور یہی سلسلہ چلتا رہتا۔ لیکن چھوڑے لڑکے اچھے اچھے کھانوں کی چاٹ میں رکے رہتے تھے۔ اور اس علم سے محروم رہ جاتے تھے۔ جو ان کی غیر حاضری میں ہمیں حاصل ہوا کرتا تھا۔ (العلم و العلماء ص۷۷)

طویل صعوبت بھرے سفروں کے درمیان طالب علم شدید بیماریوں میں بھی مبتلا ہو جاتے تھے۔ (جاری ہے)

درخواست دعا

میرے والد چوہدری غلام احمد صاحب باجوہ صدر جماعت احمدیہ خانپور ضلع رحیم یار خاں جناح ہسپتال کراچی میں زیر علاج ہیں۔ ان کے کندھے پر رسولی کا اپریشن ہوا تھا۔ جو پیچیدہ صورت اختیار کر گیا ہے۔ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین۔

(منصور احمد باجوہ خانپور)

بازیافتہ چابیاں

دو عدد چابیاں دارالعلوم غربی سے ملی ہیں جس صاحب کی ہوں وہ نشانی بتا کر حاصل کر لے۔

(چوہدری مظفر احمد چوہدری کریانہ سٹور دارالعلوم غربی۔ ربوہ)

درخواستہائے دعا

- خاکسار کے خالہ زاد بھائی محمد نواز موٹر سائیکل سے گر کر شدید زخمی ہوگئے ہیں۔ اسی طرح برادرم محمد ریاض گردے میں درد کی وجہ سے شدید بیمار ہے۔

(اعجاز احمد شاہد سہرا۔ دریا خاں مری)

- میری والدہ اہلیہ محمد عبدالحق مجاہد امرتسری مرحوم آنکھوں کی تکلیف میں مبتلا ہیں۔

(محمد انوار الحق مجاہد لاہور)

- خاکسار کا دایاں پاؤں ۱۳ راگست کو کام کے دوران شدید زخمی ہوگیا ہے۔

(فیاض احمد۔ ماڈل پور کراچی)

- عزیزم کریم اللہ (مددگار کارکن دفتر جائیداد صدر انجمن احمدیہ) کا ۲۴ ستمبر کو سی ایم ایچ راولپنڈی میں دل کا اپریشن متوقع ہے۔

(عنایت اللہ۔ دارالصدر شمالی ربوہ)

احباب ان سب کے لئے دعا کریں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رمضان المبارک تک ۱۰۰ فیصد چندہ وقف جدید ادا کرنیوالوں کیلئے پیارے آقا کی دعائیں

احباب جماعت کو بذریعہ الفضل اور خطوط اطلاع کی گئی تھی کہ جو احباب ۲۲ رمضان المبارک تک اپنا چندہ وقف جدید سو فیصد ادا فرمائیں گے اُن کے نام ۲۹ رمضان المبارک کی خصوصی دعاؤں کے لئے سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی خدمت اقدس میں بھجوائے جائیں گے۔

خدا تعالےٰ کے فضل سے بہت سے مخلصین جماعت (جن میں مرد عورتیں اور بچے سبھی شامل تھے) نے اپنے رب کی رضا کی خاطر اور اپنے محبوب امام کی دعاؤں کے حصول کے لئے اپنا چندہ ادا فرمایا۔

عہدہ داران جماعت نے بھی دوستوں کو ادائیگی چندہ کے لئے یاددہانی کا فرض ادا فرمایا۔ چنانچہ جماعتوں کے توسط سے اور احباب کی طرف سے براہ راست آمدہ اطلاعات کے مطابق فہرست تیار کر کے حضور انور کی خدمت اقدس میں بھجوائی گئی۔ حضور پُر نور نے سب کو اپنی دعاؤں سے نوازا اور دست مبارک سے تحریر فرمایا:- "جزاکم اللہ احسن الجزاء"

دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ ان سب احباب کی قربانی قبول فرمائے اور ان کے اموال و نفوس میں برکت عطا فرمائے۔ اور ہر آن سب کا حامی و ناصر رہے۔ آمین۔ (ناظم مال وقف جدید)

پتے درکار ہیں

مندرجہ ذیل موصی / موصیات کے پتہ جات درکار ہیں اگر وہ خود یہ اعلان پڑھیں یا کسی اور کو ان کے موجودہ پتہ کا علم ہو تو فوری طور پر دفتر مجلس کارپرداز ربوہ کو مطلع فرمائیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

۱۔ مکرمہ آمنہ بیگم زوجہ شیخ غلام حسن صاحب وصیت نمبر ۹۷۰۴ سابقہ پتہ۔ شریف پورہ امرتسر (ہندوستان)

۲۔ خورشید بیگم صاحبہ زوجہ ملک سلطان احمد صاحب ۵/۵ مرزا عبدالحق صاحب سرگودھا وصیت نمبر ۹۷۴۰۔

۳۔ فاطمہ بی بی زوجہ جان محمد صاحب وصیت ۹۷۵۵ سابقہ پتہ قادیان محلہ دارالفتوح

۴۔ فاطمہ بیگم زوجہ حکیم محمد حسین صاحب ۹۷۵۶ سابقہ پتہ اوڑ ضلع جالندھر

۵۔ محمودہ بیگم صاحبہ زوجہ چوہدری عبدالحمید خالصا صاحب وصیت ۹۷۵۹ سابق پتہ سڑوعہ ضلع ہوشیارپور

۶۔ مطہرہ بی بی صاحبہ بیوہ محمد قادر بخش صاحب وصیت ۹۷۶۲ موضع پنکال ضلع کٹک اڑیسہ

۷۔ نتھو بیگم صاحبہ زوجہ چوہدری غلام محمد صاحب وصیت ۹۷۶۴ کریم پور کانواں شہر ضلع جالندھر۔

۸۔ بختاور بیگم صاحبہ زوجہ چوہدری مبارک علی خان وصیت ۹۷۶۸ کریام ضلع جالندھر۔

۹۔ مکرمہ زینب بی بی صاحبہ بیوہ میاں فتح دین صاحب وصیت ۹۷۴۳ سابق پتہ فتووال راجپوتاں ۵/۵ خاص تحصیل شکر گڑھ ضلع سیالکوٹ۔

۱۰۔ طاہرہ خاتون زوجہ ماسٹر قمر علی صاحب۔ موضع پنکال ضلع کٹک اڑیسہ (ہندوستان) وصیت ۹۷۴۸

۱۱۔ مکرم ڈاکٹر مبشر احمد صاحب ابن مکرم میاں نصیر الدین صاحب سابق ساکن ۴/۵ دارالرحمت غربی ربوہ

۱۲۔ مکرمہ انوری بیگم صاحبہ زوجہ محمد عمر انور وصیت ۹۸۰۸ بمقام بنگہ ضلع جالندھر۔ ہندوستان۔

۱۳۔ مکرمہ احمد جان زوجہ عبدالستار خاں صاحب وصیت ۹۸۲۱ بمقام سڑوعہ ۵/۵ خاص ضلع ہوشیارپور

۱۴۔ مکرمہ بنت رسول بنت سید عابد علی صاحب وصیت ۹۸۴۵ بدوملہی ضلع سیالکوٹ۔

۱۵۔ مکرمہ ریشم بی بی صاحبہ بیوہ ولی محمد صاحب وصیت ۹۸۴۶ بھینی بانگر ضلع گورداسپور (انڈیا)

۱۶۔ ستار بیگم صاحبہ زوجہ محمد علی صاحب وصیت ۹۸۴۸ بمقام سڑوعہ ضلع ہوشیارپور (انڈیا)

۱۷۔ سیدہ بیگم صاحبہ زوجہ کرم الٰہی صاحب وصیت نمبر ۹۸۴۹ جونترہ ۵/۵ خاص ضلع سیالکوٹ

۱۸۔ مکرمہ شریفہ بی بی صاحبہ زوجہ غلام رسول صاحب ۹۸۵۲ بمقام بدوملہی ضلع سیالکوٹ۔

۱۹۔ مکرمہ صدیقہ بیگم صاحبہ زوجہ عبداللہ خاں صاحب ۹۸۵۶ بمقام کاٹ گڑھ ضلع ہوشیارپور

۲۰۔ غلام فاطمہ زوجہ چوہدری غلام چیلانی صاحب ۹۸۷۶ بمقام سڑوعہ ضلع ہوشیارپور

دعائے مغفرت

ہمارے پیارے بھائی مکرم ملک عبدالرشید صاحب ابن حکیم عبدالرزاق صاحب آف شیخوپورہ جو حکیم ظفر الدین احمد صاحب کے داماد بھی تھے ایک ماہ بیمار رہنے کے بعد مورخہ ۱۱ اگست بروز ہفتہ دوپہر ایک بجے وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

برادرم مرحوم کی عمر وفات کے وقت ۳۸ سال تھی۔ مرحوم موصی تھے۔ جنازہ رات کو ربوہ لے جایا گیا۔ اور دوسرے روز صبح ۸ بجے بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں لائی گئی۔ قبر تیار ہونے پر مکرم سید احمد علی شاہ صاحب نائب ناظر اصلاح وارشاد نے دعا کرائی۔

مرحوم نے اپنے پیچھے ۲ بیٹے اور ایک بیٹی یادگار چھوڑے ہیں۔ عرصہ ۶ ماہ سے قیادت خدام الاحمدیہ شیخوپورہ ان کے سپرد کی گئی۔ اور اپنا کام انتہائی توجہ، ذمہ داری اور لگن سے کرتے رہے۔ قدرت ثانیہ سے انتہائی پیار کا تعلق تھا۔

خاکسار خاندان حضرت مسیح موعود و دیگر بزرگان دین اور تمام احمدی احباب کی خدمت میں عاجزانہ درخواست ہے کہ دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ ان کی مغفرت فرمائے اور بلند درجات سے نوازے اور اللہ تعالےٰ ان کے بچوں کا اب خود والی ہو اور ان کی اہلیہ محترمہ طاہرہ رشید صاحبہ کو یہ صدمہ برداشت کرنے کی ہمت عطا کرے۔ ان کے والد محترم حکیم عبدالرزاق صاحب سب بھائی بہنوں اور دیگر عزیز و اقارب اور بھائیوں کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین۔

(ملک خالد محمود قائد خدام الاحمدیہ ضلع شیخوپورہ)

محترمہ محمد بی بی بیوہ مکرم چوہدری دین محمد صاحب مرحوم سکنہ کوٹ مہتاب خان ضلع قصور ہمشیرہ مکرم محترم چوہدری احمد مختار صاحب امیر جماعت احمدیہ کراچی بتاریخ ۷ اگست ۱۹۸۴ء بوقت دس بجے شب اسلام آباد میں وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

اپنی بیٹی کے پاس گئی ہوئی تھیں کہ دل کی تکلیف ہوئی۔ ہسپتال میں برائے علاج داخل کیا گیا مگر وقت مقرر آ گیا اور اپنے مولا کریم کے بلاوا پر لبیک کہتے ہوئے حاضر ہو گئیں۔ بوقت وفات مرحومہ مغفورہ کی عمر تقریباً ۷۰ سال تھی۔ جوانی سے لے کر آخری سانس تک نہایت سادہ درویشانہ اور متقیانہ زندگی بسر کی۔ احمدیت سے خاص لگاؤ تھا۔ نماز پنجگانہ اور تہجد کا التزام کرتی رہیں۔ ہر تحریک سلسلہ میں حصہ لیتی رہیں۔ گذشتہ جلسہ سالانہ کے موقعہ پر حصہ جائیداد نقد یکدفعہ ادا کر دیا تھا۔

مرحومہ مغفورہ کا جنازہ ۸ اگست کو اسلام آباد سے ربوہ لایا گیا اور ۱۰ دن بعد نماز عشاء مکرم و محترم صوفی غلام محمد صاحب امیر مقامی و ناظر اعلیٰ نے البیت المبارک میں نماز جنازہ پڑھائی اور بوجہ موصی ہونے کے بہشتی مقبرہ میں تدفین ہوئی۔

مرحومہ نے اپنے پیچھے چار بیٹے اور پانچ بیٹیاں سوگوار چھوڑی ہیں۔ خاندان حضرت اقدس و بزرگان سلسلہ سے درخواست ہے کہ مرحومہ مغفورہ کی مغفرت اور بلندی درجات کے لئے دعا کریں اللہ تعالےٰ پسماندگان کو ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(ظفر کریم اعوان خان پور ڈیم۔ ضلع ایبٹ آباد)

اعلان دارالقضاء

مکرم مرزا منور احمد صاحب لاہور نے درخواست دی ہے کہ میرے والد مرزا صفدر جنگ ہمایوں صاحب مرحوم کے نام قطعات (۱) ۳/۴ ایک کنال واقعہ دارالبرکات ربوہ (۲) ۱/۲ رقبہ دو کنال واقعہ محلہ دارالصدر شمالی ربوہ (۳) ۲/۱۲ رقبہ دو کنال واقعہ دارالیمن غربی ربوہ (۴) ۳/۱۲ رقبہ ۲ کنال واقعہ محلہ دارالیمن ربوہ الاٹ شدہ ہیں۔

مذکورہ قطعات ہم مندرجہ ذیل ورثاء کے نام مشترکہ جائیداد کے طور پر منتقل کئے جانے کا فیصلہ فرمایا جائے۔

اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال نامزدہ ورثا کے نام کئے جانے پر اعتراض ہو تو تیس یوم کے اندر اطلاع دے۔

نامزد ورثاء۔ (۱) اقبال بیگم بیوہ (۲) منور احمد مرزا پسر (۳) مبشر احمد مرزا پسر (۴) ظفر احمد مرزا پسر (۵) ناصرہ بیگم دختر (۶) نصیرہ شاہین احمد دختر (۷) منصورہ قدسیہ دختر۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

الفضل میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیں

خط و کتابت کرتے وقت چٹھی نمبر کا حوالہ ضرور دیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محبوب امام ایدہ اللہ کی آواز پر مخلصین جماعت کی پیشکش (تحریک جدید)

۱۔ مکرم سیٹھ منیر احمد صاحب معہ بیگم صاحبہ کنری پاک سندھ : ۰۰ — ۲۱۰۰ روپے
۲۔ " عبدالسمیع صاحب بھٹی دوکاندار " " : ۰۰ — ۱۴۵۰ "
۳۔ " ملک غلام احمد صاحب آڑھتی " " : ۰۰ — ۱۳۰۳ "
۴۔ " " امان اللہ صاحب " " : ۰۰ — ۱۳۰۳ "
۵۔ " حاجی محمد حسین صاحب گجراتی " " : ۰۰ — ۱۳۰۰ "
۶۔ " مرزا محمد رفیع صاحب امیر جماعت معہ فیملی " " : ۰۰ — ۱۰۷۵ "
۷۔ " چوہدری عطا محمد صاحب آڑھتی معہ بیگم صاحبہ " " : ۰۰ — ۱۰۸۰ "
۸۔ " " محمد علی صاحب گورداسپوری " " : ۰۰ — ۱۰۰۵ "
۹۔ " " محمد سلیم صاحب ناور ملز " " : ۰۰ — ۱۰۰۰ "
۱۰۔ " مولوی عطاء اللہ صاحب معہ بیگم صاحبہ احمد بینکرز " " : ۰۰ — ۶۰۵ "
۱۱۔ " ڈاکٹر عبدالقادر صاحب " " : ۰۰ — ۵۵۵ "
۱۲۔ " شیخ عبدالرحمٰن صاحب سیکرٹری تحریک جدید معہ بیگم " " : ۰۰ — ۵۳۰ "
۱۳۔ " چوہدری منور احمد صاحب ولد چوہدری احمد علی صاحب " " : ۰۰ — ۱۰۰۰ "
۱۴۔ " " عبدالسلام صاحب معہ فیملی " " : ۰۰ — ۵۲۵ "
۱۵۔ " " عطاء اللہ صاحب درویش معہ فیملی " " : ۰۰ — ۵۲۰ "
۱۶۔ " " عبداللطیف صاحب کلاتھ مرچنٹ " " : ۰۰ — ۵۱۰ "
۱۷۔ " رانا عنایت اللہ خاں صاحب معہ بیگم و دختر " " : ۰۰ — ۵۵۰ "
۱۸۔ " چوہدری عبدالمجید صاحب کلاتھ مرچنٹ " " : ۰۰ — ۵۰۰ "
۱۹۔ " ملک سلطان احمد صاحب معہ فیملی " " : ۰۰ — ۵۲۰ "
۲۰۔ " محمد اکبر صاحب اقبال " " : ۰۰ — ۵۱۵ "
۲۱۔ " چوہدری منور احمد صاحب معہ فیملی " " : ۰۰ — ۵۰۴ "
۲۲۔ " " نور احمد صاحب " " : ۰۰ — ۵۰۰ "
۲۳۔ " عبدالشکور ولد چوہدری عبدالمنان صاحب مرحوم " " : ۰۰ — ۵۵۰ "
۲۴۔ " عبیداللہ خاں صاحب معہ فیملی " " : ۰۰ — ۵۰۰ "
۲۵۔ " اختر علی صاحب پاکستان میڈیکل سٹور " " : ۰۰ — ۵۰۰ "
۲۶۔ " چوہدری شریف احمد صاحب گوندل، گوٹھ احمدیہ " " : ۰۰ — ۵۰۰ "
۲۷۔ " " اعجاز احمد صاحب گوندل " " : ۰۰ — ۵۰۰ "
۲۸۔ " ڈاکٹر محمد یعقوب صاحب " " : ۰۰ — ۱۰۰۰ "
۲۹۔ " چوہدری خادم حسین صاحب ہیڈ ماسٹر " " : ۰۰ — ۵۰۰ "

(وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ)

وقفِ جدید کو معلمین کی ضرورت ہے

ایسے مخلص احمدی جو خدمتِ دین کا جذبہ اور شوق رکھتے ہوں اور وہ بطور معلم وقف جدید جماعتوں میں دینی تعلیم و تربیت کا کام کرنے کے خواہشمند ہوں اور صحت اچھی اور تعلیم کم از کم میٹرک سیکنڈ ڈویژن ہو۔

ایسے تمام احباب مقامی صدر جماعت کی تصدیق کے ساتھ اپنی درخواستیں ۱۵ ستمبر تک وقف جدید کو ارسال فرمائیں۔ درخواست آنے پر انٹرویو کی تاریخ سے مطلع کیا جائیگا۔

(ناظم ارشاد وقفِ جدید ربوہ)

کوئی فساد اور شرارت تمہارے دل کے نزدیک نہ آئے

حضرت اقدس مسیح موعود فرماتے ہیں:-

"اس تعلیم کا خلاصہ یہی ہے۔ کہ خدا کو واحد لاشریک سمجھو۔ اور خدا کے بندوں سے ہمدردی اختیار کرو اور نیک چلن اور نیک خیال انسان بن جاؤ۔ ایسے ہو جاؤ کہ کوئی فساد اور شرارت تمہارے دل کے نزدیک نہ آسکے۔ جھوٹ مت بولو۔ افترا مت کرو۔ زبان اور ہاتھ سے کسی کو ایذا مت دو اور ہر قسم کے گناہ سے بچتے رہو اور نفسانی جذبات سے اپنے تئیں روکے رکھو۔ کوشش کرو کہ تا تم پاک دل اور بے شر ہو جاؤ اور چاہیئے کہ تمام انسانوں کی ہمدردی تمہارا اصول ہو اور اپنے ہاتھوں اور اپنی زبانوں اور اپنے دل کے خیالات کو ہر ایک ناپاک منصوبہ اور فساد انگیز طریقوں اور خیانتوں سے بچاؤ۔ خدا سے ڈرو۔ اور پاک دل سے اس کی پرستش کرو اور ظلم اور تعدی اور غبن اور رشوت اور حق تلفی اور بے جا طرفداری سے باز رہو۔ بدصحبت سے پرہیز کرو اور آنکھوں کو بدنگاہوں سے بچاؤ اور کانوں کو غیبت سننے سے محفوظ رکھو اور کسی قوم اور کسی گروہ کے آدمی کو بدی اور نقصان رسانی کا ارادہ مت کرو اور ہر ایک کے لئے سچے ناصح بنو اور چاہیئے کہ فساد انگیز لوگوں اور شریر اور بدمعاشوں اور بدچلنوں کو ہرگز تمہاری مجلس میں گذر نہ ہو۔ ہر ایک بدی سے بچو اور ہر ایک نیکی حاصل کرنے کے لئے کوشش کرو اور چاہیئے کہ تمہارے دل فریب سے پاک اور تمہارے ہاتھ ظلم سے بری اور تمہاری آنکھیں ناپاکی سے منزہ ہوں اور تم میں کبھی بدی اور بغاوت کا منصوبہ نہ ہونے پائے اور چاہیئے کہ تم اس خدا کے پہچاننے کے لئے بہت کوشش کرو جس کا پانا عین نجات ہے اور جس کا ملنا عین رستگاری ہے اور خدا اس پر ظاہر ہوتا ہے۔ جو دل کی سچائی اور محبت سے اس کو ڈھونڈتا ہے اور وہ اسی پر تجلی فرماتا ہے جو اسی کا ہو جاتا ہے۔ وہ دل جو پاک ہیں۔ وہ اس کا تخت گاہ۔"

(کشف الغطاء صـ۱۱، صـ۱۲)

(نظارت اصلاح و ارشاد)

اعلانِ نکاح

مکرم نصیب احمد صاحب ابن نذیر احمد صاحب چک ۱۱۹ تحصیل جڑانوالہ کا نکاح شفقت پروین صاحبہ دختر حکیم غلام قادر صاحب چک ۱۰۳ بڈھا چک کے ساتھ خاکسار نے مورخہ ۱۷/۸/۸۴ کو بیت الفضل فیصل آباد میں بعد از نماز عصر پڑھا۔ احباب سے درخواستِ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لیے بابرکت اور مثمر ثمراتِ حسنہ بنائے آمین

(سعید احمد اظہر "شاہد" مربی ضلع فیصل آباد)

ٹنڈر کھال قربانی ربوہ

"عیدالاضحیٰ قریب آرہی ہے۔ اس موقع پر ربوہ میں ایک ہزار سے زائد قربانیاں کی جاتی ہیں۔ مقامی احباب کے علاوہ باہر کے احباب سے گزارش کی جاتی ہے۔ جو احباب ربوہ کی قربانیوں کا ٹھیکہ لینا چاہتے ہیں وہ اپنا ٹنڈر مورخہ یکم ستمبر ۸۴ء تک دفتر صدر عمومی ربوہ بند لفافہ سربمہر کر کے بھجوا دیں۔ ہر جانور کا ریٹ ٹنڈر علیحدہ علیحدہ تحریر کیا جائے گا۔ یعنی گائے۔ بکرا۔ دنبہ وغیرہ شرائط دفتر سے معلوم کریں۔"

(صدر عمومی لوکل انجمن احمدیہ ربوہ)

ماہنامہ "انصار اللہ" کا مطالعہ یقیناً آپ کے لئے مفید اور ازدیادِ ایمان کا باعث ہے۔

منیجر ماہنامہ انصار اللہ ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(بقیہ ارشاداتِ عالیہ صفحہ اوّل)

اور دوسرا حصہ انبیاء اور اولیاء کی عمر کا فتح ہیں، اقبال ہیں، دولت ہیں بمرتبۂ کمال ہوتا ہے تا وہ اخلاق ان کے ظاہر ہو جائیں کہ جن کے ظہور کے لئے فتح مند ہونا صاحبِ اقبال ہونا، صاحبِ دولت ہونا، صاحبِ اختیار ہونا، صاحبِ اقتدار ہونا، صاحبِ طاقت ہونا ضروری ہے کیونکہ اپنے دُکھ دینے والوں کے گناہ بخشنا اور اپنے ستانے والوں سے درگزر کرنا اور اپنے دشمنوں سے پیار کرنا اور اپنے بداندیشوں کی خیرخواہی بجالانا، دولت سے دل نہ لگانا، دولت سے مغرور نہ ہونا، دولت مندی میں امساک اور بخل اختیار نہ کرنا اور کرم اور جود اور بخشش کا دروازہ کھولنا اور دولت کے ذریعہ نفس پروری نہ ٹھہرانا اور حکومت کو آلۂ ظلم و تعدی نہ بنانا، یہ سب اخلاق ایسے ہیں جن کے ثبوت کے لئے صاحبِ دولت اور صاحبِ طاقت ہونا شرط ہے۔۔۔۔ اس بارے میں سب سے اوّل قدم حضرت خاتم الرسل محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا ہے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر کمال وضاحت سے یہ دونوں حالتیں وارد ہوگئیں اور ایسی ترتیب سے آئیں کہ جس سے تمام اخلاقِ فاضلہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مثل آفتاب کے روشن ہوگئے اور مضمون اِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْم کا بپایۂ ثبوت پہنچ گیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق کا دونوں طور پر علیٰ وجہ الکمال ثابت ہونا تمام انبیاء کے اخلاق کو ثابت کرتا ہے کیونکہ آنجناب نے ان کی نبوت اور ان کی کتابوں کو تصدیق کیا اور ان کا مقرب اللہ ہونا ظاہر کر دیا ہے۔۔۔۔ حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ والوں اور دوسرے لوگوں پر بکلی فتح پاکر اور ان کو اپنی تلوار کے نیچے رکھ کر پھر ان کا گناہ بخش دیا اور صرف انہی چند لوگوں کو سزا دینے کے لئے حضرت احدیت کی طرف سے قطعی حکم وارد ہو چکا تھا۔۔ اور حقانی صبر آنحضرتؐ کا کہ جو ایک زمانہ دراز تک آنجناب نے ان کی سخت سے سخت ایذاؤں پر کیا تھا آفتاب کی طرح انکے سامنے روشن ہوگیا۔۔ اور جو اخلاق، کرم اور جود اور سخاوت اور ایثار اور فتوت اور شجاعت اور زہد اور قناعت اور اعراض عن الدنیا کے متعلق تھے وہ بھی آنحضرتؐ کی ذاتِ مبارک میں ایسے روشن اور تاباں اور درخشاں ہوئے کہ مسیح کیا بلکہ دنیا میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے پہلے کوئی بھی ایسا نبی نہیں گزرا جس کے اخلاق ایسی وضاحتِ تامہ سے روشن ہوگئے ہوں۔ کیونکہ خدا تعالےٰ نے بے شمار خزائن کے دروازے آنحضرتؐ پر کھول دیئے۔ سو آنجناب نے ان سب کو خدا کی راہ میں خرچ کیا اور کسی نوع کی تن پروری میں ایک حبہ بھی خرچ نہ ہوا نہ کوئی عمارت بنائی نہ کوئی بارگاہ تیار ہوئی بلکہ ایک چھوٹے سے کچے کوٹھے میں جس کو غریب لوگوں کے کوٹھوں پر کچھ بھی ترجیح نہ تھی اپنی ساری عمر بسر کی۔ بدی کرنے والوں سے نیکی کر کے دکھلائی اور وہ جو دلآزار تھے انکو ان کی مصیبت کے وقت اپنے مال سے خوشی پہنچائی۔ سونے کے لئے اکثر زمین پر بستر اور رہنے کے لئے ایک چھوٹا سا جھونپڑا اور کھانے کے لئے نانِ جَو یا فاقہ اختیار کیا۔ دنیا کی دولتیں بکثرت انکو دی گئیں پر آنحضرتؐ نے اپنے پاک ہاتھوں کو دنیا سے ذرا آلودہ نہ کیا اور ہمیشہ فقر کو تونگری اور مسکینی کو امیری پر اختیار رکھا اور اس دن سے جو ظہور فرمایا تا اس دن تک جو اپنے رفیقِ اعلیٰ سے جا ملے بجز اپنے مولےٰ کریم کے کسی کو کچھ چیز نہ سمجھا اور ہزاروں دشمنوں کے مقابلہ پر معرکہ جنگ میں کہ جہاں قتل کیا جانا یقینی امر تھا خالصۃً خدا کے لئے کھڑے ہو کر اپنی شجاعت اور وفاداری اور ثابت قدمی دکھلائی"

(براہین احمدیہ حصہ سوم ص۲۵۱ تا ۲۶۱ حاشیہ)

ضروری اعلان

ہم بمسرت اعلان کرتے ہیں کہ میسرز انعام ٹریڈرز رحمت بازار ربوہ کو میڈورا کاسمیٹکس کا ڈسٹری بیوٹر برائے ربوہ مقرر کیا ہے تاکہ مال کی فراہمی میں کسی قسم کی مشکل درپیش نہ ہو۔ ہم امید رکھتے ہیں کہ تاجر حضرات بھرپور تعاون فرما کر شکریہ کا موقع دیں گے۔

میڈورا آف لنڈن

اطلاعِ عام

ہم اللہ تعالےٰ کے فضل و کرم سے PICK AND PAY شاپنگ سنٹر کو کالج روڈ سے منتقل کر کے اقصیٰ روڈ نزد ریلوے پھاٹک آچکے ہیں اور اگلے دو تین روز میں ہم اپنے کرم فرماؤں کی خدمت میں پہلے سے بہتر طور پر حاضر ہو رہے ہیں۔ شکریہ

آپ کی خدمت میں پلیز پلیز۔

PICK AND PAY CENTER